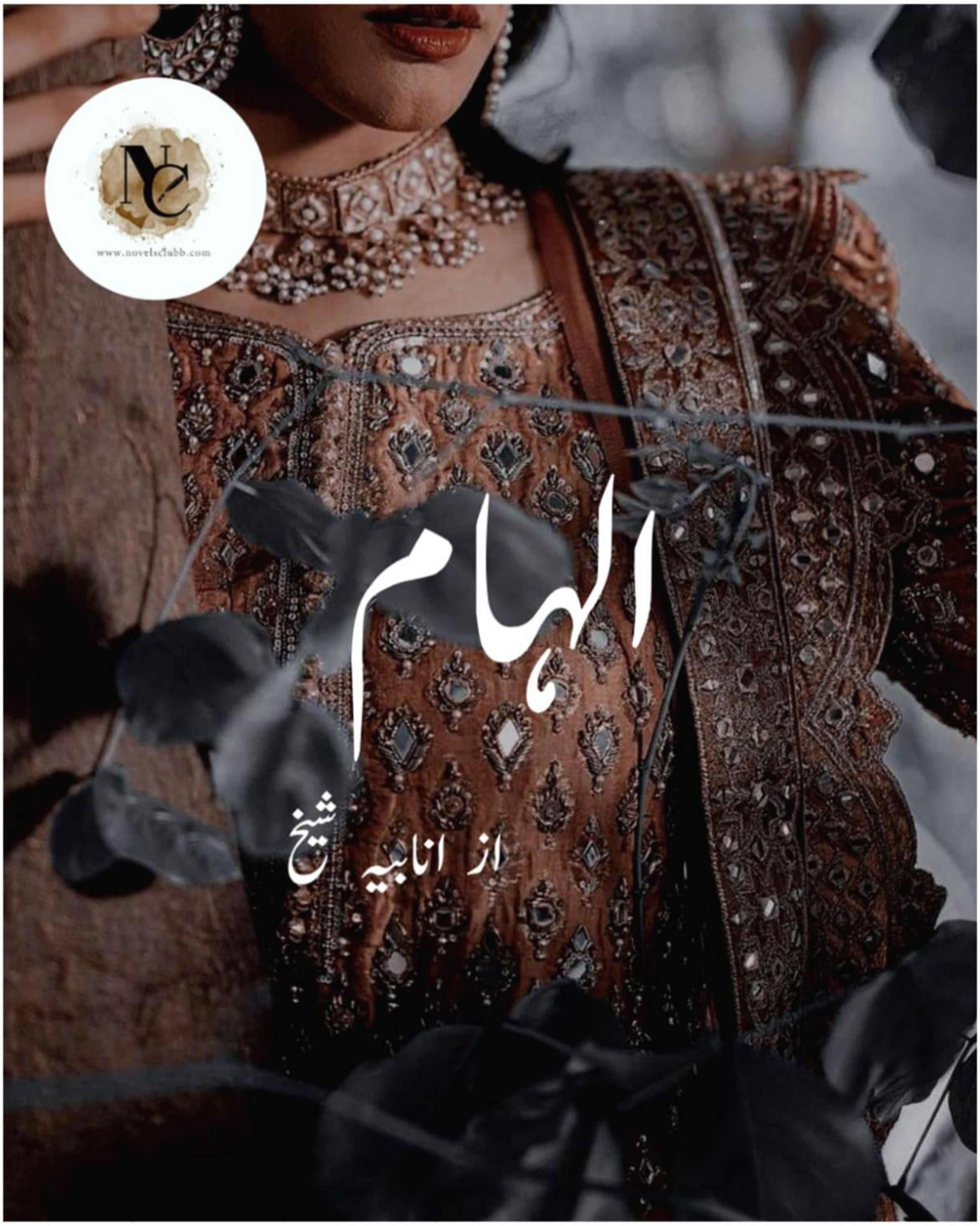
www.novelsclubb.com
الہام
از انابیہ شیخ

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

الہام از انابیہ شیخ

الہام ناول اس لڑکی کے نام جو پہلے کمزور ہوا کرتی تھی جو اپنے نفس میں بے قابو ہو کر ہر وہ حد پار کرنا چاہتی تھی جسے اللہ نے منع فرمایا اور یک بیک اُسکی زندگی نے اس طرح پلٹا کھایا کہ وہ حالات کے رویے سے مجبور ہو کر اپنا راستہ خود بنانے چل پڑی اور اس سفر میں اُسکے محرم نے اسکے ساتھ دیا جسے اللہ نے اسکے لئے ازل سے چنا تھا۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر چھ

تم زہر آلود ہو

تم اب بھی اپنے بازو میرے گرد پھیلائے ہوئے ہو

اور جو میں دے سکتی ہوں اس تک پہنچنے کے لیے

اپنی زہر کی جلد کی ہر شگاف میں اپنے جذبات کو جھاڑتی ہوں۔

تم ایک چاندی کا بلب ہو۔

www.novelsclubb.com

اور میں وہ کیڑا ہوں جو اس کے ساتھ جڑ جاتا ہے۔

تمہاری ہر حرکت پر سایہ ڈالتا ہے۔

جذبات کا ایک بالکل نیا باغ تھا۔

نقصان اور غم کا میری انگلیوں پر نازکی سے پھوٹ رہا تھا

اور تم کو خبر نہیں تھی۔

اور اب میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ

اپنے باغ کو جڑ سے اکھاڑ کر دوبارہ شروع کروں۔

تم زہر آلود ہو اور میں تمہیں برداشت نہیں کر سکتی

وہ خارش جو چیخنے اور چیرنے اور داغنے کی طرح محسوس ہوتی ہے

تم وہ خارش تھے۔

جسے میں بار بار کھجاتی رہی یہاں تک کہ مجھے خون بہنے لگا

اور ایک بار جب خون آنا بند ہو گیا اور کٹے کھرچنے لگے تو میں نے اسے خارش کی۔

www.novelsclubb.com

بار بار

اور

بار بار

(نامعلوم)

اسے یاد آیا بچپن میں اُسکی باغ کے پاس ایک تالاب تھا بلکہ ایک نہیں ایک ساتھ دو تالاب تھے جو کہ بیچ میں کھڑی دیوار کی وجہ سے دو حصوں میں بٹ جاتے تھے۔

اسے وہ جگہ بہت پسند تھی۔

وہ روز شام کو اسکی دیوار پر چڑھ جاتی اور ادھر سے ادھر چلتی۔۔اسے کبھی بھی ڈر نہیں لگا۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس تالاب نے کاشان کا روپ دھار لیا۔

وہ اُسے پسند تھا۔

اب وہ کیسے اس سے دور بھاگے؟

اس کے احساس اس دیوار پر کھڑے مضبوطی سے جمے اسکو پاؤں کو کمزور کر رہے تھے۔

وہ اپنے جذبات کو کیسے روکے؟

اسکے پاؤں اکھڑنے لگے اور وہ تالاب میں گر گئی۔

جان بچانے کے لئے ادھر اُدھر ہاتھ پیر مارتی وہ دہائی کر رہی تھی رو رہی تھی۔

کون بچائے؟

اسکے احساس بیڑیاں بن کر اسکے پاؤں سے لپٹے بھاری ہوتے جارہے تھے وہ نیچے ڈوب رہی تھی۔

یااللہ مدد کر۔۔۔

اسنے سر سے پانی کو جھٹکتے ہوئے مدد مانگی۔۔۔

مگر کیوں کر مدد ہو؟

وہ جانتے بوجھتے اس کاشان نامی گہرے تالاب میں گری تھی۔

وہ یا تو اپنے جذبات کو چھوڑ دے اور اپنی جان بچالے

یا پھر انہی کو گلے سے لگائے وہ دھیرے دھیرے ڈوبتے ڈوبتے اندر اور اندر دھنستی چلی جائے۔

www.novelsclubb.com

نہیں مجھے اپنی جان بچانی ہے۔فاطمہ نے اپنے پاؤں دھیمے سے اٹھائے اور اپنے ہاتھوں سے اپنے پیروں میں بندھے اس محبت نامی جذبات اور احساس کو الگ کر رہی تھی۔

اسکا وزن ہلکا ہو گیا۔

وہ دھیرے دھیرے اوپر آنے لگی۔پانی سے سر باہر نکالتے وہ ایک بار پھر خود کا شکریہ ادا کر رہی تھی کہ اس نے ہی خود کو اس مصیبت سے بچایا۔

اسے کیونکر کسی کی ضرورت ہو۔

وہ بنا محبت کے جی سکتی ہے۔

ٹھیک ہے قسمت میں اگر ایسا لکھا ہے تو ایسے ہی سہی۔اُسنے سوچا۔

ایک عورت ایک مرد سے اس قدر محبت کرتی ہو اور جب اُسے یہ پتہ چلے کہ جس سپنوں کی دنیا اُسنے سجائی تھی وہ تو کسی اور کے سجی تھی وہ تو تہی داماں تھی۔ شروع سے خالی بلکل کوری کسی سفید کاغذ کی طرح۔جب اُسے اس بات کا

ادراک ہوا کہ وہ اب تک ایک جھوٹی زندگی جیتی آئی ہے اور یہ جھوٹی زندگی کسی اور نے اس نے خود بنائی تھی۔

اُمید رکھ کر اس نے کیا کیا نہیں کیا اسے پانے کے لیے کتنے جتن کیے کتنی مینتیں کی مگر وہ شخص پتھر کا بنا تھا اسکے جذبات اسے نظر نہیں آتے۔

خود فاطمہ کو اپنے جذبات نہیں نظر آتے کہ وہ صحیح اور غلط کا فرق جان سکے۔

اگر اللہ نے کچھ حدود بنائی ہے تو وہ اسے لانگھتے ہوئے اپنی منزل کی طرف جانے کو تیار تھی۔

یہ جانے بغیر کہ اگر اُسکا رب نہیں راضی تو اُسکے لیے کسی کا حصول ممکن نہیں ہے۔

آپ اگر مر جائیں تو آپ کے اپنے آپکی ڈیڈ باڈی کو ایک دن سے زیادہ نہیں رکھتے اور یہاں تو بات کسی اپنے کی نہیں تھی۔

وہ اپنے جنون کے پیچھے پاگل بھی رہی تھی

اور وہ ان لوگوں میں سے تھی جو اس قدر اپنی خواہشوں کے جذباتوں میں اندھے ہو جاتے ہیں کی کیا صحیح اور کیا غلط اس بات کا فرق بھی بھول جاتے ہیں اور آپ کیا کرتے ہیں کسی انسان کے پیچھے بھاگتے ہوئے ہم اپنا آپ بھول جاتے ہیں۔ اللہ کی محبّت چھوڑ کر کسی اور کی محبت کی طلبگار بن جانا آپکو رسوائیوں میں دھکیل دیتا ہے جہاں سے آپ کتنا بھی پیچھا چھڑانا چاہئے وہ اوپر گرد کی طرح بیٹھ جاتا ہے جسکو آپ کتنی ہی کوشش کر کے صاف رکھنے کی کوشش کرینگے مگر اسکے ذرّات آپکے اوپر اپنی چھاپ چھوڑ ہی جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

****

"کیا ہم دوست ہیں؟" وہ وہیں اُسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔"

"ہم غالباً میاں بیوی ہیں. جو کہ دوست سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔" جہانگیر نے مسکراتے ہوئے اُسکی طرف دیکھا۔"

آجکل وہ کچھ زیادہ ہی مسکرانے لگا تھا۔ کہیں وہ فاطمہ کے لیے کچھ محسوس تو نہیں کرنے لگا تھا وہ اُسے اب بغور دیکھ کر سوچنے لگا۔

۔"ہاں وہ تو ہیں مگر آپ مجھے ویسے بات ہی نہیں کرہیں۔" وہ منہ پھلا کر بولی گال اور سرخ ہوئے تھے

"تو کیسے بات کرتے ہیں؟" وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا۔"

"میری جو سہیلیاں ہیں انکے ہسبنڈا تنی مزے مزے کی گفتگو کرتے ہیں اور ایک آپ ہیں سڑو ٹائپ کے۔"

"کیا؟." کیا میں سڑو ٹائپ ہوں اور آپ محترمہ آپ بھی تو جب اپنا من ہوتا ہے تب بولتی ہیں۔" آنکھیں پھیلاتا حیرت کرت وہ بھی اسکی شکایت کرتے ہوئے بولے۔

"ہاں تو اس آپ تو موسٹلی چپ ہی رہتے ہیں اب زبردستی تو بلوا نہیں سکتی نا۔" وہ معصومیت سے آنکا ہنی پٹپٹاتی ہوئی بولی۔

"اچھا۔ ویسے یہ خیال تمہیں اتنے مہینے بعد آیا کی ہم اب دوستی کر لینی چاہیے۔"

"شکر ہے مجھے آ بھی گیا۔ ورنہ آپ تو بس angry Bird بنے رہتے ہیں۔"

"اتنا بھی غصے میں نہیں رہتا میں۔" وہ شرارت سے کہہ رہا تھا۔

"تو پھر ڈن نا ہم آج سے اچھے دوست ہے اور آپ کل مجھے بر گر ڈیٹ پر لے جا رہے ہیں۔" وہ جلدی جلدی اپنا پلان بتاتے ہوئے بولی۔

"او کے اور کچھ۔" وہ سیدھے سے مانتے ہوئے بولا۔

"نہیں۔ چائے نہیں پی آپ نے؟" وہ چائے کا بھرا کپ دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں مجھے بوا کی کڑوی کسیلی چائے پسند ہے۔"

"اچھا۔ ایک اور بات۔" وہ جو اٹھ رہی تھی دھپ سے بیٹھتے ہوئے بولی۔

"ہمم جلدی بولو مجھے ابھی کچھ کام بھی کرنے ہوتے ہیں"

"ڈنر کے بعد ہم مووی دیکھنگے۔؟اُسنے کافی لاڈ سے اُس سے کہا جواب ونڈو آن کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے کونسی؟"اُنگلیاں کی بورڈ پر پھراتے ہوئے پوچھا۔

"اینگری برڈ"وہ اسکی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

"ہاں ں ں"مصروف سے انداز میں کافی کھینچ کر ہاں بولا گیا تھا اسے لگا اُسنے جہانگیر کو مخاطب کیا ہے وہ جو لیپ ٹاپ کے سر جھکائے بیٹھا تھا اسکے اینگری برڈ کہنے پر سر اٹھاتے ہوئے مڑا۔

وہ اُسکے بے حد قریب تھی

"ارے میں مووی بتا رہی ھوں ہم اینگری برڈ دیکھنگے۔"فاطمہ ہنستے ہوئے بولی اور دور کھسکی تو وہ گڑبڑا گیا۔"ویسے آپ بھی مانتے ہیں کیا آپ اینگری برڈ ہیں۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے میں بھی مووی ہی بات کر رہا تھا۔اچھا اب جاؤ مجھے کام کرنے دو۔"اُسکے گلے کی گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی اپنی کھسیاہٹ چھپاتے ہوئے بولا۔

"اوکے۔"وہ اٹھ گئی۔

*****

بہت سوچ سمجھ کر اُس نے بلاآخر یہ فیصلہ لیا کی اب وہ اس راستے جائیگی ہی نہیں جو اسے کاشان تک لے جائے۔اُسنے اسے سوشل میڈیا سے بلاک کر دیا تھا اور اسکا نمبر بھی ڈیلیٹ کر دیا تھا۔

مگر اس سے پہلے اسے سُنانا ضروری تھا۔

اس نے اسکی واٹس ایپ چیٹ کھولی اور اپنے دل کی بھڑاس نکالنی شروع کی۔

"تم وہ پہلے انسان ہو جس سے میں نے بنا وجہ بنا کسی فائدے کے بنا کسی بھی شرط کے بے تحاشا محبت کی۔"

www.novelsclubb.com

"مگر یہ تم ہی ہو جو مجھے خود سے دور کر رہے ہو، میں مانتی ہوں میرے دل میں تمہارے لئے محبت کبھی کم نہیں ہو گی جو تمہاری جگہ ہے وہ شاید ہی کسی اور کے لیے ہو۔"

"تم مجھے اس قید سے آزاد کیوں نہیں کر دیتے۔ کیوں میں تمہاری آنکھوں میں اپنے لئے محبت دیکھنا چاہتی ہوں۔ یا پھر تم شاید صحیح کہتے ہو یہ میرا جنون ہی ہے جو تمہارے اس قدر بھگانے اور دھتکارے جانے پر اسی جگہ پر کھڑا ہے۔"

"مگر اب نہیں۔"

"مجھے پتہ ہے کہ کیسے میں خود کو روک سکتی ہوں اور میں یہ کرونگی۔ مجھے اب محبّت میں رونا نہیں ہے۔

کیونکہ میں محبت دڑو کرتی ہوں، اور مجھے اب واپسی تمہاری طرف پلٹنا نہیں یہ جانتے ہوئے بھی تمہاری محبت میرے دل کے کسی کونے کھدرے دوڑتے بھاگتے مجھے تڑپایگی، کلسائیگی مگر وہ دھیرے دھیرے اپنا مقام کھودیگی اور یہی تم چاہتے ہو تو یہی صحیح۔"

"فاطمہ اب کبھی پلٹ کر تمہارے پاس نہیں آئیگی۔" بنا رکے بنا سوچے سمجھے جو دماغ میں وہ وہی لکھتی گئی باوجود غصے کے وہ اُسے کوئی ہارش الفاظ نہیں بول پائی کی اس نے تو شروع سے اسے سچ بتایا تھا وہ شکوہ بھی نہیں کر سکتی تھی اسلئے اسے ہی سو بر بن کر اُسے ہی چھوڑنا تھا۔

اس نے موبائل میں سے اسکا نمبر ڈیلیٹ کیا۔ ہر جگہ سے بلاک کیا کیونکہ اب اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

یا تو خود کی محبت کو سامنے رکھ کر اسکے قدموں کی دھول بن جاتی یا پھر اپنی تڑپتی محبت کو سمیٹ اسے اعزاز کی طرح سر پر سجائے ہٹ جاتی اور اس نے وہی کیا جو اسے صحیح لگا۔

زندگی ایک ہی شخص کے پیچھے برباد نہیں کر سکتی۔

یہی ہوتا ہے ایک طرفہ کی محبت میں جہاں آپ کسی کے شدید محبت محسوس کرتے ہوں مگر سامنے والے کا دل آپکے خالی ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور آپ اس وقت خود کو دنیا کا ایسا بیچارہ انسان محسوس کرتے ہیں جسکے ہاتھ کچھ بھی نہ ہو۔

جب آپ اسے پیار کرتے ہوں مگر اسکی نظر میں آپ صرف ایک دوست ہوتے ہیں۔

اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جہاں آپکو اپنے لیے اسٹینڈ لینا پڑتا ہے جو کی فاطمہ نے کیا ۔

کیا فائدہ ایسے رشتے کا جس کا کوئی نام نہیں ہے۔

مجھے یہاں سے اس سب سے دور نکلنا ہو گا صرف اپنے لیے جو غلطیاں میں نے کی اسے مجھے خود ہی سدھارنا ہو گا۔۔

"ٹھیک ہے کاشان احمد میں مانتی ہوں کی میں نے تم سے محبت کی اور اس قدر شدید کی کہ اپنا آپ بھلا بیٹھی۔

مگر یہ تو طے ہے کہ میں تمہارے بغیر بھی رہ سکتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"تمہیں اپنے لیے اس سے بات کرنی چاہیئے فاطمہ۔" فاطمہ کی پاگلوں جیسی حالت دیکھ کر کی کئی بار اسے علینہ نے زور دیا تھا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی تھی۔

"جو تھا بس وہیں تک تھا۔ میں نے اپنی کوشش کی جو مجھے نہیں کرنی چاہیے تھی۔ اپنی سیلف ریسپکٹ تک کو داؤپر لگا دیا میں نے مگر کیا ملا مجھے۔ تو اب بالکل بھی نہیں۔ جب اُسے میری قدر ہی نہیں ہے تو کیوں رولوں خود کو اسکے قدموں میں۔" اُسنے علینہ کو چپ کروا دیا تھا۔

"اور مجھے اب اس بات کا احساس ہو گیا کی اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے نہیں ملوایا اسمیں میری ہی بہتری ہو گی۔

ہر در پر ٹھکرانے کے بعد وہی ہوتا ہے جو ہمیں ہمارے اصل کے ساتھ قبول کر لیتا ہے واقعی ہمارا رب بڑا ہی مہربان ہے۔"

اور پھر خود سے محبت کا سفر اُس نے شروع کیا۔

اور تب اس نے جانا کی خود اُسکے اندر کتنی غلطیاں تھی جنکو صحیح کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگر وہ آج دوسروں کی غلطیوں کو دیکھنے کے بجائے اپنی غلطی پر نظر ڈالتی تو اسے احساس ہوتا کی وہ اس قدر پستی کی طرف جا رہی تھی۔

اور خود سے محبّت کی پہلی سیڑھی ہوتی ہے۔ خود پر فوکس کرنا اور ہر چیز کو کرنے سے پہلے کئی بار سوچنا آیا وہ صحیح چیز ہے میرے لیے یہ نہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ سے رجوع کرنا۔

ہاں اور اتنے سالوں بعد اسے اپنی صحیح منزل کا احساس ہو گیا تھا۔ اپنے کیریئر کے بارے میں اس نے آگے کرنے کا طریقہ سوچا۔

زندگی ایک انسان پر نہیں ختم ہوتی ہے پتہ نہیں لوگ یہ کیوں سوچتے ہیں کی اگر وہ نہ ملا تو کیا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو گا۔۔۔؟

کچھ نہیں ہوتا اور اگر اللہ سے اس انسان سے آپکو دور کیا تو آپکی بہتری کی لیے کیا ہو گا کاش یہ عقل۔۔۔

یہ پہلے کیوں نہیں کام کرتی۔ فاطمہ ایسے سے سوچوں کا محور بنی سوچتی رہتی۔

تب اسے احساس ہوا کہ آپ ہی وہ انسان ہے جو خود سے پیار کرتے ہیں اور کوئی دوسرا تیسرا شخص آپکی اُمنگوں خواہشوں اور آگے بڑھنے کی لگن میں ساتھ نہیں دے سکتا۔

علینہ نے اسے دیکھا تو تڑپ کر رہ گئی۔

کہاں وہ ہنستا کھلتا چہرہ کہاں یہ پر مژدہ سی فاطمہ۔

"تم ٹھیک تو ہو نا؟" وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے بیٹھاتے ہوئے بولی۔

فاطمہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔وہ سر جھکائے اپنی انگلیوں کو مروڑ رہی تھی۔اس کے سارے احساس فریز ہو چکے تھے۔

"فاطمہ مجھ سے بات کرو۔" وہ اُسکا کاندھا ہلا کر بولی۔

"میں کاشان سے بے تحاشا محبت کرتی ہوں۔" وہ خالی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی اس نے " تھی " لفظ کا استعمال نہیں کیا۔

اسکی آنکھیں گھور کالی تھی اس میں کوئی روشنی نہیں چمک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں محبت کے لفظ سے آشنا نہیں تھی تب میں نے اس کا نام لیا تھا۔میں سوچتی تھی وہ اکیلا ہے بھلے ہی کسی اور سے محبت کرتا ہے مگر میں اپنی محبت سے اسکا دل جیت لونگی۔"اُسکی آنکھوں میں آنسو آئے۔

"اسکے ساتھ زندگی گزارنے کا،ہر ملک گھومنے کا چاندنی راتوں کو آسمان تلے انجوائے کرنے کا خواب دیکھا تھا میں نے۔مجھے نہیں یاد میرا کوئی دن کوئی رات اُسکے خیالوں کے بغیر اُسکے لئے دعا کیے بغیر گزری ہو۔"وہ ہچکیوں میں رو دی۔

"میں نے خود سے پہلے اسکے بارے میں سوچا تھا۔"

"یہ تم غلط کر رہی ہو اپنے ساتھ،وہ تم سے محبت نہیں کرتا۔"علینہ نے آئینے کا دوسرا رخ دکھایا۔

"مجھے نہیں پتہ،مجھے کچھ نہیں پتہ۔"وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرے کو ڈھک کر رو رہی تھی۔

"مجھے کسی کا ساتھ نہیں چاہیے تھا۔سوائے اسکے،وہ مل جائے تو زندگی کتنی حسین ہوتی۔"

www.novelsclubb.com

"کیا پتہ تمہیں اُسکی محبت نہیں چاہیے تم بس یہ دیکھنا چاہتی ہو کی کیسے وہ تمہاری محبت کے سحر میں نہیں آیا، تم خود اسے اپنی محبت میں ڈوبے دیکھنا چاہتی ہو۔"

علینہ نے اسے احساس کروانے کی کوشش کی۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے علینہ۔ تمہیں احساس ہے تم کیا کہہ رہی ہو؟" وہ غصے میں چینخی۔

"تم پاگل ہو گئی۔ دنیا ایک انسان پر نہیں ختم ہوتی ہے۔ ابھی تمہاری پوری زندگی بچی ہے۔ تم کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو؟" علینہ نے اسے سمجھایا۔

"تمہاری زندگی میں آگے اور بھی موڑ آیں گے۔ کیا پتا اللہ نے تمہارے لئے ایسا ہمسفر چنا ہو جو تمہیں محبت کرتا ہو۔ چھوڑ دو یہ محبت کے پیچھے بھاگنا۔" وہ اُسکا ہاتھ پکڑ کر بولی۔ فاطمہ سسکیاں لے رہی تھی۔

"تم یہ سب نہیں دثر و کرتی۔ آگے تمہاری زندگی میں اور بھی اس سے خوبصورت پل آئنگے۔

یہ تمہاری محبت نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

اوبسیشن ہے فاطمہ۔ تمھیں نظر نہیں آرہا مگر مجھے دکھتا ہے۔

کیوں اپنے جنون میں اس قدر اندھی ھوگئی ہو کہ تم اپنا آپ بھول رہی ہو۔ بھول جاؤ اسے آگے بڑھو"

گھر والوں کے پریشر اور کچھ حالات کے زیر آکر کافی سوچ سمجھ کر اُس نے امی کو اپنی شادی کی رضامندی دے دی۔

کس سے اسکی شادی ہوگی کیسے ہوگی۔ یہ سب کا فیصلہ اُسنے اللہ پر چھوڑ دیا۔

اُسنے اپنے حصے کی غلطی کر کے سیکھ لیا تھا کہ اب اللہ ہی ہے جو اسکو سہی منزل صحیح راستے تک پہنچا سکتا ہے۔ واقعی غلطیوں سے بڑا کوئی استاد نہیں ہوتا ہے۔

ہمارے پاس وہ نہیں ہوتا جو ہم چاہتے ہیں

www.novelsclubb.com

جسکی ہمیں ضرورت ہوتی

جو ہمیں لگتا ہے کی ھیں ہمارے لیے

مگر وہ ہمارا نہیں ہوتا

ہمارے پاس صرف خوابوں کے علاوہ کچھ

بھی ہمارا نہیں ہوتا۔

نامعلوم ********

صبح ہی صبح وہ چیخ پکار مچی تھی کہ اللہ کی پناہ۔وہ جو آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔جلدی جلدی بھاگتا ہوئے نیچے آیا۔

فاطمہ اور آپی بھی کچن سے باہر دوڑی۔

"اب کیا ہو گیا ہے؟"وہ بھی شور میں چلا کر بولا۔

دادا جی بھی اپنی اسٹک لیکر میدان جنگ میں آچکے تھے۔"بتاتے ہو یا پھر میں اسے اسٹک سے تم دونوں کی پٹائی لگاؤں۔"دادا جی نے اسٹک اٹھا کر دھمکی دی تو

آگے آگے بھاگتا عون اور اسکے پیچھے عالمگیر دونوں رک گئے۔ "بولو گے بھی اب۔" وہ کافی غصے میں بھر کر بولا۔

"آپ اسی سے پوچھیے" عالمگیر کی آنکھیں لال اور چہرہ روہانسا سا تھا۔

"بکو بھی اتنا ٹائم نہیں ہے۔" وہ بیزاری سے گھڑی دیکھتے ہوئے بولا۔

"ایک تو میں تم دونوں کے اس جھگڑے سے تنگ آ گئیں ہوں۔" نشوہ تھک کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی اُنکے چہرے پر دکھ آ گیا تھا۔

عون کو وہ کتنا سمجھاتی تھی مگر ہر بار کی طرح گڈ بوائے بن کر وہ انہیں ڈاج دے جاتا تھا۔

انشراح جلدی سے بھاگ کر پانی لائی اور انہیں دینے لگی۔

"یہ ایسے نہیں بولنگے میری اسٹک انکا صحیح علاج کریگی۔" دادا جی آگے بڑھے۔

"بتا رہا ہوں۔" عالمگیر آگے آیا۔ جبکہ عون آنکھوں کے اشارے سے اُسکے ہاتھ پاؤں جوڑ رہا تھا۔

آج اُسنے حد ہی کردی تھی اُسنے اُسکے اشاروں کو نظرانداز کیا۔

"اسنے میری اسائنمنٹ میرے ہی کلاس فیلوز کو پیسے کے لئے بیچ دی ہے۔" اُسنے خلاصہ کیا۔

"واٹ؟" سب لوگ شاک ہوئے تھے۔

"تمہیں پیسے کی ضرورت تھی مجھے مانگ لیتے۔" نشوہ کو افسوس ہوا۔ جو ڈھیٹ بنا کھڑا تھا۔

"shame on you بھائی" انشراح بھی اسے ملامتی نظروں سے تک رہی تھی۔

"شرارت تک تو ٹھیک تھا تم اس حد تک بڑھ جاؤ گے مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔" جہانگیر بھی اسے ڈانٹتے ہوئے بولا۔ جبکہ اب باقی سب تماشائی بنے اُسکی دُرگت بنتے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اُسے اچھا خاصا ڈانٹ لینے کے بعد اب وہ آپی کے پاس بیٹھا تھا۔

"اچھا جاؤ تم لوگ یونیورسٹی۔" اُسنے انہیں بھگایا۔

"کرتا ہوں ان دونوں کا کوئی اچھا بندوبست۔" وہ آپی کو تسلی دیتے ہوئے بولا۔

جبکہ مھا ڈھیٹ مہاراج کے اوپر ایک جوں تک نا رینگی۔

"اچھا میں جا رہا ہوں اور آج میری ایکسٹرا کلاس ہے۔" عون تیز آواز میں سب کو بتاتے ہوئے بولا۔ اتنی کلاس لگنے کے بعد بھی اس کے چہرے پر شرمندگی کا کوئی زاویہ نہیں تھا۔

"مجھے کوئی کال کر کے ڈسٹرب نہیں کریگا۔" اُسنے آگے جوڑا۔

"بڑے منسٹر لگے ہوئے نہ کرینگے ماموں تمہارا علاج۔" انشراح اسے آنکھ دکھاتی اپنا بیگ لینے چلی گئی۔

"ماموں کی چمچی۔" عون نے منہ چڑھایا۔

جبکہ عالمگیر ابھی تک ویسے ہی کھڑا تھا کتنی محنت کر کے اُسنے اسائمنٹ بنائی تھی

www.novelsclubb.com

۔

مگر عون ایسا کریگا اُسنے سوچا نہیں تھا۔ رات ہی وہ اُسکے اسائمنٹ کی تعریف کر رہا تھا۔ "اب میں اس سے بات نہیں کرونگا۔" اُسنے سوچ لیا تھا۔

جبکہ فاطمہ اسے یوں اُداس دیکھ کر اسکے پاس چلی آئی "اچھا ٹینشن نالو مجھے ٹاپک بتادو میں میں تمہارا اسائنمنٹ تیار کروادونگی۔"

"کیسے مجھے کل ہی وہ جمع کروانا ہے۔" وہ روندھی آواز میں بولا۔ وہ اپنی کلاس کا سب سے اچھا اسٹوڈنٹ تھا اب سب اُسکے بارے میں کیا سوچینگے اسکو اپنی عزت کی پڑی تھی۔

"ارے ٹینشن مت لو بلکہ تم مجھے ابھی دو میں جانتی ہوں کسی کو وہ کل تک کر دے گی۔" وہ اُسکی تسلّی کراتی ہوئی بولی۔

"ٹھیک ہے میں آپکو مسیج کر دیتا ہوں۔" وہ اپنا موبائل فون اور بیگ اٹھاتا ہوئے بولا اس کے چہرے پر دکھ اور غصے کے آثار تھے مگر وہ ضبط کئے چپ چاپ وہاں سے آگے بڑھا آج کی کلاس وہ مس نہیں کر سکتا تھا۔

وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی اور پھر اسنے علینہ کو فون کیا۔

"خیریت بڑے دن بعد فون کیا؟" ہے علینہ خوش ہو گئی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ۔" دراصل مجھے ایک کام تھا وہ ساتھ ہی بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بولو۔"

"ایک اسائنمنٹ تیار کرنی ہے۔"

"تم نے ایڈمشن لے لیا ہے کیا؟" وہ حیرانی سے بولی۔

"ارے نہیں میرے دیور ہے ناعالمگیر۔۔۔۔۔

"اُسکی اسائنمنٹ میں نہیں کر رہی تمہارا دیور مجھے ویسے بھی نہیں پسند ہے یاد ہے شادی والے دن اُسنے مجھے بھوتنی بولا تھا۔" علینہ اسکو بیچ میں ٹوکتے ہوئے بولی تو فاطمہ ہنس دی۔

"ارے یار پرانی باتیں یاد نہیں کرتے۔

"ہاں تم تو بولوگی ہی اچھا بھیج دینا اسائنمنٹ میرے گھر کر دونگی بلکہ سلویٰ سے کروادونگی۔" وہ بولی

www.novelsclubb.com

"شکریہ یار تم بہت اچھی ہو۔" وہ خوش ہوئی۔

"اچھا زیادہ خوش نہ ہو ساتھ میں میرے لیے چاکلیٹ بھی بھجوادینا۔"

"ٹھیک ہے اور کوئی حکم۔"

"نہیں یاد سے ابھی بھجوا دینا۔ بلکہ ایک کام کرو تم اذلان کو بلوا کر اس سے بھجوا دو۔"

"مگر میں نے سوچا تھا عالمگیر کو بھیجو نگی۔"

"خبر دار مجھے وہ نہیں پسند ہے بلکل۔" علینہ نے چلا کر کہا۔

"چلو وہ کون سا تمہیں دیکھنے آ رہا ہے زیادہ اتراؤ نہیں بلبل نہیں تو" وہ طنز کرتی فون بند کر گئی۔

****

www.novelsclubb.com

عون بھاری جیب کے ساتھ اپنے کلاس میں پہنچا۔

جب سے اسکی دوستی اپنی کلاس کے ایک ارہانامی لڑکی سے ہوئی تھی تب سے اسکا کینٹین بل اُسکے لیے ڈیل آرڈر کرنا اور پیسے دینا عون کا کام تھا اور وہ بھی کافی حقدار بن کر اپنی اور اپنی سہیلیوں کا بل اُسکے کھاتے میں ڈالتی رہتی تھی۔

اسی چکر میں آج اُسنے عالمگیر کو دھوکہ دیا تھا۔

جس پر وہ ذرا بھی شرمندہ نہ تھا جانتا تھا کی وہ اسے منالیگا۔سب سے زیادہ وہی چڑاتا تھا اسے سنگل ہونے کے بارے میں اب لگ پتہ چل جائیگا موصوف کو۔

مسکراتے ہوئے وہ ارہا کی طرف بڑھا تھا جو روزمرہ کی طرح اپنی دوستوں کے بیچ بیٹھی تھی۔

"ارے عون۔" وہ اسے دیکھ کر ہاتھ ہلاتی مسکرائی۔

"تو پھر آج دوپہر کا پلان طے ہے نا." وہ اُسکے پاس آکر بولا۔

"ہاں ہم سب تو کیسے ریڈی ہیں۔" وہ ادا سے سر جھٹک کر بولی۔

"ہم سب؟؟" اُسکی آنکھیں پھٹ کر باہر ہوئی تھی۔ "تم نے تو کہا تھا صرف میں اور تم چل رہے ہیں نا۔"

"مگر میرے گھر والوں کو پتہ چل گیا تو کٹائی ہو جائیگی میری اسلئے سمجھا کرو۔"

ارہا نے بیچارگی سے کہا۔

"اور میں جو کر کے آیا اتنا سب تمہارے لیے۔" من میں سوچا مگر بولا کچھ نہیں۔ سارے ارمان ہوا ہو گئے

"اچھا ناعون بڑی والی کیب بک کرنا اتنے سارے تو ہم لوگ ہیں۔" وہ اپنی باقی سہیلیوں کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

"ہمم۔" وہ مری مری مسکراہٹ سے بولا۔ پھر ٹھنس ٹھونسا کر وہ ارہا اور اُسکی چار پانچ سہیلیاں مووی دیکھنے کے لیے چل پڑی۔

عون کو تو رہ رہ کر افسوس ہو رہا تھا اور اسکا موڈ بھی آف ہو گیا۔

وہ ساری تو مزے سے بیٹھ کر مووی دیکھ رہی تھیں وہ بس سکرین کو تکتے ہوئے آج کے ہونے والے خرچے کا حساب جوڑ رہا تھا۔

یہ محبت کا سودا بڑا مہنگا پڑ گیا تھا۔ اُسنے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں دے دیا۔ عالمگیر سے دھوکے کی کچھ تو سزا بنتی تھی۔

****

شام میں وہ گھر آیا تو صبح والا واقعہ ابھی تک اُسکے ذہن میں تھا۔

اسلئے آتے ہی اُسنے عون کو آواز دی تو پتہ چلا وہ ابھی تک گھر نہیں آیا ہے۔

"پتا تو ہوگا ہی تمہیں وہ کہاں تمہیں اسکے سبسے بڑے چیلے ہو۔" وہ عالمگیر کو ڈپٹ کر بولا۔

"اُسنے کہا تھا کہ آج اُسکی ایکسٹرا کلاسز ہیں۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔ "ویسے بھی میں اس سے اب بات نہیں کرونگا۔" ساتھ میں جتایا۔

"ٹھیک ہے آئے تو میرے پاس بھیجنا۔" کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

"ارے آپ اتنی جلدی آفس سے آ گئے؟" وہ جو بیڈ پر پھیل کر لیتی موبائل چلا رہی تھی اٹھ کر اپنا دوپٹہ سر پر اوڑھتے ہوئے بولی۔

"ہم تمہیں باہر لیکر جانا تھا نا۔" وہ اپنا کی چین اور رسٹ واچ اُتار کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

"سچ میں مجھے یقین نہیں آ رہا ہے." وہ اچھلتے ہوئے بولی۔

"ظاہر ہے جب کہا ہے تو لیکر ہی جاؤنگا۔" وہ اسکی خوشی کو حیرت سے دیکھتے ہوئے بولا۔

کافی بچکانی سی تھی وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہونا اچھلنا ہنسنا۔اب تو وہ اپنے ساتھ جہانگیر کو شامل کر لیتی تھی۔اور اس کی وجہ سے اسے بھی کھل کر ہنسنا آ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فلحال کیا تم مجھے چائے کا ایک کپ دے سکتی ہو؟" کوٹ اتارتے ہوئے اُسے دیتے کافی پیار سے اس سے کہا تھا۔

"ضرور ابھی لائی۔" وہ خوشی سے آگے بڑھی۔

"اور ہاں اسمیں چینی مت ڈالنا الگ سے آدھا چمچ ڈال کر لے آنا۔" وہ بیڈ پر بیٹھتے بیٹھتے بولا۔

"ٹھیک ہے اتنی بھی میٹھی نہیں بناتی ہوں۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے اُسکا کوٹ ہینگ کرتی چلی گئی۔

جبکہ جہانگیر بیڈ نیم دراز ہو کر لیٹ گیا۔

آج کل اُسکا کام میں دھیان نہیں لگ رہا تھا۔ وہ جب بھی کام کرنے کی کوشش کرتا فاطمہ کی باتیں اُسکی حرکتیں اُسکا دھیان بٹانے لگتی۔

"کیا میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں؟"

"نہیں میں بس اُسکی کیئر کرتا ہوں کی ایک شوہر ہونے کے ناطے مجھے کرنا چاہیے میں اسے نہیں ڈثرو کرتا ہوں۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے خود سے بولا

۔

www.novelsclubb.com

"میں اسے بھی ہرٹ کر دونگا۔پھر یہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی جائیگی۔"اُسکا ڈر پھر سے اُسے ستانے لگا تھا۔اُسکی آنکھیں بند تھی اور اسکی آنکھوں کے گوشے گیلے ہونے لگے۔

"میں تو ازوہ سے محبت کرتا ہوں۔"خود کو یاد دہانی کرائی۔

"مگر اب مجھے اس کو لیکر وہ جذبات کیوں نہیں محسوس ہوتے۔؟"وہ خود سے سوال کرتے ہوئے بولا پھر خود کو ہی جواب دینے لگا۔

"مجھے اپنی محبت سے پیار تھا۔

میں نے جو پیار دیا تھا اس سے پیار کیا تھا جو بدلے میں مجھے ملنا چاہیے تھا۔

مجھے پیار کرنا پسند تھا اور میں نے اپنی محبت سے پیار کیا۔

میں اب بھی ایک رحم دل انسان کی حیثیت سے اس کی پرواہ کرتا ہوں لیکن میں اس سے پیار نہیں کرتا۔"

"جب محبت ہی نہ ہو تو رشتہ ختم کر دینا بہتر ہے۔یہ صحرا میں پانی کی تلاش کے مترادف ہوگا،جہاں تلاش کرنے کی کوئی امید نہیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے محبت کے حصول میں خود کو ہرٹ کیا۔

ازوہ کو کیااور یہ ہی شرمندگی اسے سونے نہیں دیتی تھی۔

جو چیز سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے وہ ان چیزوں کا احساس کرنا کہ جو آپ نے دانستہ اور غیر ارادی طور پر کیے ہیں جس سے اس شخص کو بہت تکلیف ہوئی ہو جس سے آپ اپنے دل کی گہرائیوں سے پیار کرتے تھے۔

"آئی ڈونٹ دثر وٹو بی لوڈ (میں محبت کرنا دثرو نہیں کرتا)۔"اس نے خود کو باور کراتے مٹھیاں بھینچی۔

کچھ چیزیں آپ وقت بڑھنے کے بعد بھی فکس نہیں کر سکتے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اب چیزوں کو بدلنے میں بہت دیر ہو چکی ہے اور اسے کام کرنے میں دیر ہو چکی ہے۔تکلیف کے احساس سے آنکھیں بھر آئیں

"آپکی چائے۔"وہ کپ لیکر اُسکے سر پر کھڑی ہو گئی۔"رکھ دو۔"وہ آنکھ موندے بولا۔

کپ رکھتے ہوئے وہ مڑی۔"تب میں ریڈی ہو جاؤں۔"اُنگلیاں چٹخاتے وہ بولی

www.novelsclubb.com

"میں نے دادی جان سے بھی پوچھ لیا ہے۔"

"جہانگیر۔۔۔۔۔"وہ تیز آواز میں بولی۔"آپ پھر سے کھڈوس بننے لگیں۔

اس کے نہ بولنے پر ایک اور شکایت

"اٹھیے آپ ورنہ چائے ٹھنڈی ہو گئی تو پھر میں نہیں گرم۔۔۔۔یہ کیا آپ رو رہے ہیں؟"شاک بھرے لہجے میں اسکا ہاتھ اُسکے چہرے سے ہٹاتے بولی۔

"ارے نہیں آنکھ میں کچھ چلا گیا۔"گلا کھنکار وہ خود کو کمپوز کرتا اٹھا۔

"کیا۔۔۔؟"وہ اُسے زور دینا نہیں چاہتی تھی اسلئے اُسکی بات سنکر اُسکی آنکھوں میں جھانکنے لگی۔

"تم بھی نا۔"اپنی آنکھیں چراتا وہ رعب سے بولا۔

"جاؤ جا کر تیار ہو ورنہ پھر نہیں لیکر جاؤں گا۔"وہ سنبھل گیا۔

"جا رہی ہو مگر آپکو۔۔۔"وہ بیٹھتے ہوئے اسے گلے لگا چکی تھی۔

"اگر آپکو لگے کی آپکو کسی کے ساتھ کی ضرورت ہے تو میں آپکے پاس ہی ہوں ۔" وہ اُسکے کانوں میں سرگوشی کرتے ہوئے بول رہی تھی۔ جبکہ وہ سانس ساکن کیے اُسکے اس عمل کو دیکھ رہا تھا۔

کس قدر اپنائیت سے اُسے گلے لگایا تھا۔ وہ اس کے بالوں سے اٹھتے شیمپو کی خوشبو جذب کرتے ہوئے گم ہو رہا تھا۔

اگر وہ کہتی کی وہ کافی پر اعتماد لڑکی ہے تو واقعی وہ ہے اس قدر جرت اور ہمت تھی اُسکے اندر وہ اس سے نہیں ڈر رہی تھی اور جہانگیر کا آج تک ایسی لڑکی سے سامنا نہیں ہوا تھا۔

اگر فاطمہ کہتی ہے کہ وہ اس دنیا کا ریئر (rare) پیس ہے تو اسکی بات سن لیا کرو۔

"میں جاتی ہوں تیار ہونے ورنہ رات کے اندھیرے میں میری پکچرز اچھی نہیں آئینگی۔" وہ بھاگتی ہوئی وارڈروب کی طرف لپکی۔

www.novelsclubb.com

****

"کیا بات ہے آج بڑے دکھی دکھی سے میرے سرکار لگتے ہیں۔" عون جو اُداس سے چہرے کے ساتھ گھر میں داخل ہوا تھا اُسکا پہلا سامنا عالمگیر سے پڑا تھا۔

اُسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے اُسکا مذاق اڑانے کے لئے وہ اٹھ کر آیا تھا۔

"لگتا ہے آج سر نے سارے سال کا چیپٹر پڑھا دیا ہے۔" طنز بھی کیا۔

"میرا ابھی موڈ صحیح نہیں ہے ورنہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیتا۔" وہ بگڑے منہ کے ساتھ بولا اور چھلانگ مارتے ہوئے سیڑھیوں پر غائب ہو گیا تھا۔

"کچھ تو ہوا ضرور ہے ورنہ یہ اور ایسے چپ چاپ۔۔۔۔ خیر اب اگر آگ لگی ہے پھیلیگی ضرور پھر تو پتہ لگ ہی جانا ہے کیا گل کھلا یا ہے عون صاحب نے۔"وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا وہیں کھڑا تھا۔

اِدھر عون صاحب اپنے کمرے میں لگاتار اِدھر سے اُدھر چکر کھا رہے تھے۔

ارہا نے اسکے پرپوزل کا ابھی تک مثبت جواب نہیں دیا تھا وہ کافی پر اُمید تھا کی آج اسے پھر سے اپنے دل کی بات شیئر کریگا مگر اُسنے تو آج کے دن کا سارا پلان ہی چوپٹ کر دیا تھا۔

بلیک اور گرین امتزاج سے بنا اُسنے کلی دار فراک پہنا تھا۔ جسکے گلے پر گرین ہی کلر کے دھاگے سے کڑھائی کی ہوئی تھی اور آرگنزا کا خوب لمبا اور چوڑا دوپٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس وقت وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی میک اپ کر رہی تھی۔

جہانگیر سامنے بیڈ پر لیپ ٹاپ پر اُنگلیاں چلاتے ہوئے اُسکی تیاری دیکھ رہا تھا۔

"آپ نے تیار نہیں ہونا کیا اور یہ آپ ہر وقت لیپ ٹاپ لیکر کیوں بیٹھے رہتے ہیں؟"

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں ایک بزنس مین ہوں۔" اس نے اُبرو اٹھا کر اُسے یاد دلایا۔

"ہاں ہونگے مگر آپ اگر گھر میں ہے تو آپ مجھے دیکھیے آپ گھر کا کوئی کام دیکھیے خود کو بھی ٹائم دیجیئے۔" وہ بحث کرنے کو تیار ہو گئی تھی۔

"اچھا بابا ٹھیک ہے۔" وہ سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔

"ویسے تم ایک بات بتاؤ تم اتنا بولتی کیوں ہو؟"

"کیونکہ آپ چپ رہتے ہیں اسلیئے۔" وہ گالوں پر بلش آن کا سٹروک کرتے ہوئے بولی۔ "آپ ریڈی نہیں ہونگے؟"

"مجھے بس 5 منٹ لگیگا۔ یہ تو تم لڑکیاں تیار ہونے کے بعد پھر مختلف زاویے بنا کر میک اپ کرنے میں سارا ٹائم ویسٹ کر دیتی ہیں۔" وہ اسکو چوٹ کرتے ہوئے بولا۔

جبکہ اب وہ مسکارا اٹھائے آنکھیں چیر کر نیچے کی پلکوں پر مسکارا کی کوٹنگ کیے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور جہانگیر منہ کھولے اُسکے منہ کو دیکھ رہا تھا اور اسے بے تحاشا ہنسی آئی جا رہی تھی۔

"خبردار اگر آپ میرے اوپر ہنسے تو۔۔۔" وہ چڑ سے گئی۔ "تم بھی تو اپنا فیس دیکھو کیسے کیسے بنا رہی ہو۔"

"لڑکیاں ایسے ہی مسکارا اپلائی کرتی ہیں۔" اس نے شان سے کہا اور توصیفی نظر سے خود کو دیکھا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔ اچھا میرے کپڑے تو نکال دو۔" اُسکی باتیں سنتا اپنی مسکراہٹ چھپاتا وہ بیڈ سے اُترا۔

"آپ جا کر لے سکتے ہیں میں ابھی ریڈی نہیں ہوں۔" وہ شانِ بے نیازی سے سر جھٹک کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے مادام۔ جیسے آپ کہیں۔" وہ اسکی بات مان کر چلا گیا تھا۔

دیکھا تمہارے صبر اور صحیح کرموں کا پھل۔

اللہ نے تمہیں خالی ہاتھ نہیں رکھا۔اُسنے تمہاری جھولی ایسے بہتر انسان سے بھری جو تمہارے لیے صحیح ہے۔دماغ نے اسے سمجھایا تھا۔اُسکے ہاتھ رک گئے ۔آئینے میں دیکھا۔

اسلئے تو وہ اللہ سے روز شکوہ کرتی تھی اپنے راستے سے بھٹک گئی تھی۔

اسے نہیں پتہ تھا اگر آج اُسکی دعائیں عرش تک نہیں جارہی تو کل تک تو سنی جائیگی ہی پہلے اُسکے دل میں یقین نہیں تھا۔

مگر اب اس نے توقل کرنا اللہ پر یقین کرنا سیکھ لیا تھا۔اسکو ہر وقت گلہ رہتا تھا کہ کیوں سارے غم اُسکے ہی حصے میں آئے۔یہ تو اسکے دل کی مجبوری تھی جو اپنی خواہشوں کے آگے مجبور تھا اور یہ دماغ ہی تھا جو اسے غلط راستے کے بجائے صحیح راستے پر لے کر چلتا چلا گیا۔"مجھے پتہ ہے کہ کاشان تم میرے اندر کا ایک ایسا زخم ہو جو کبھی نہیں بھریگا۔"وہ خیالوں میں کاشان سے بولی۔"مگر پھر پر میں ان زخموں پر مرہم کا پھایا رکھتی جاؤنگی یہاں تک کہ اسمیں کھرنڈ آجائے اور وہ زخم بلکل بھی پتہ نا چلے۔

www.novelsclubb.com

ہاں میں بالکل ایسا ہی کرونگی۔"اُسنے عزم سے سوچا۔

آئینے میں ایک پرچھائیں رکی۔

"چلیں بھی اب ورنہ پھر میں نے ارادہ بدل لینا ہے۔"وہ اٹھ کر جہانگیر کے قریب کھڑی ہوتی بولی۔

اب آئینے میں تصویر مکمل نظر آرہی تھی اس نے جہانگیر کو دیکھتے اپنے اور اسکے ساتھ کی اللہ سے دعا کی۔پرفیوم لگاتے ہوئے جہانگیر اُسکی طرف بغور دیکھ رہا تھا ۔

"کیا ہوا؟"وہ بلش کر گئی۔

"ریڈ لپسٹک تم پر زیادہ سوٹ کرتی ہے۔"کہہ کر اُس نے کی چین اپنے ہاتھ میں اٹھایا۔"اب چلیں۔"وہ ہاتھ آگے بڑھاتا ہوا بولا۔

"آپ چلیں میں بس دو منٹ میں آتی ہوں۔"قدم بڑھاتے اُسکی بات سن کر وہ رکی۔

www.novelsclubb.com

"او کے۔" جہانگیر باہر چلا گیا تو اُسنے ویٹ ٹشو اٹھا کر اپنے ہونٹوں سے پیچ کلر کی لپسٹک اُتار کر اُس نے گہرا سرخ کلر اٹھایا تھا۔

****

جب تک فاطمہ اُسکی منتیں کرتی رہی اسے مناتی رہی وہ ہمیشہ غرور کے اندھا ہو کر اُسکی تذلیل کرتا رہا تھا۔

مگر اب نہ جانے کیوں وہ جب اُسکے پاس نہیں تو دل اسی کی خاطر ہمکنے لگا تھا۔

اُسکی باتیں اُسکے مسیجز اسے یاد آتے تھے۔

جب کوئی چیز پاس ہو اور آپ اسمیں خوش ہونے کی بجائے اور اچھے کی طلب کرتے ہیں تو وہ چیز آپ سے دُور چلی جاتی ہے۔

اُسکے دل میں فاطمہ کے لیے شروع سے ہی محبت نہیں تھی۔ ہاں وہ اس کی کیئر کرتا تھا اُسکی باتیں بھی مان لیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر اس نے اسے بھی اُن لڑکیوں کی کیٹیگری میں کھڑا کیا جن سے وہ اُنکے جسم کا،

ہوس کا طلبگار بنا تھا۔

اسے لگا فاطمہ سب جانتے بوجھتے اگر پھر بھی اسکی محبت میں پاگل ہے تو وہ بھی

شاید یہی چاہتی ہو۔

مگر یہاں آکر اُسکی ساری فلیر ٹیشن سارے حربے مات دے گئے تھے۔

وہ اسکی محبت میں اسکے آگے جھک جاتی تھی اور وہ جگہ جگہ منڈلانے والا بھنورا

تھا جس چیز کا وہ طلبگار تھا وہ اسے فاطمہ نے نہیں دی تو کیونکر وہ اس سے محبت کا

دعویٰ کرے۔فاطمہ کے سامنے اُسنے اپنی حرص دیکھادی تھی۔

وہ تو اس سے نکاح کا اُسکی فیملی بننے کا سپنا دیکھ رہی تھی۔کاشان احمد ان جالوں کے

www.novelsclubb.com

لیے نہیں بنا تھا۔اُسکی نظر میں وہ ہی صحیح تھا۔

وہ خود کو غلط مان ہی نہیں سکتا تھا۔

اور اسلئے اُسنے فاطمہ کو ٹھکرا دیا۔

ہاں اُسنے ایک عرصے پہلے محبت کی تھی حورین سے اور بے تحاشا محبت کی تھی

۔مگر

اسکی طبیعت اسے ایک جگہ قید نہیں کر سکتی تھی۔ نتیجتاً حورین نے اس سے

break-up کر لیا۔

کتنی منّت کی تھی۔کتنا منایا تھا کتنی معافی مانگی۔حورین ن نے اسے معاف بھی

کر دیا مگر اسے وہ اُسکے سچ کو جان کر پیچھے ہٹ گئی۔

کوئی بھی لڑکی اپنی جگہ پر دوسری لڑکی کو برداشت نہیں کر سکتی۔

جس اٹینشن کا وہ عادی تھا وہ اسے کہیں نہیں ملی۔ مگر اب اُسکے اندر ایک آگ لگ

چکی تھی۔

اب تو کسی کو چھونے کی کسی کے جسم کے طلب بھی نہیں تھی۔وہ رُکنا چاہتا تھا۔

"میں اتنا بھی برا نہیں ہو جتنا لوگ مجھے سمجھتے ہیں۔"وہ خود سے بول رہا تھا۔

"سب سے پہلے مجھے فاطمہ سے معافی مانگنی ہو گی۔

سب کچھ پھر پہلے جیسا کر دونگا میں۔"کہتے ہوئے اُسنے فاطمہ کا نمبر ملایا۔

مگر بار بار نمبر نو یوز میں بتا رہا تھا۔

تھک ہار کر اُسے علینہ کو کال ملائی۔اور اس سے کیسے اُسنے فاطمہ کا نمبر لیا یہ بس وہی جان سکتا ہیں۔

"بس کچھ ہی دیر اور انتظار اور پھر وہ میرے ساتھ ہو گی۔"اُسکا نمبر پا کر وہ مسکرایا۔

کتنا پاگل تھی میرے محبت کے لئے۔وہ اسے پاگل پن کو سوچ کر مگن ہوا۔

"میں اسے منالونگا اور سب کچھ پہلے جیسا ہو جائیگا۔"اور ایسا ہی ہوتا جب آپ لوگوں کی محبتیں ٹھکرا دیتے ہے تو آپکے پاس کوئی بھی محبت کا سوالی نہیں بن کر آتا ہے۔

www.novelsclubb.com

آج تک اُسنے سبکو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا تھا۔

مگر جب اپنی باری آئی تو اسے محبت ہی نہیں ملی تو اسے سارے دکھ سارے درد خود پر محسوس ہونے لگے تھے۔

آج وہ سوالی بنا کھڑا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کی وہ غلط تھا وہ اپنے ہر عمل کو صحیح کی گردان لگائے مگن بیٹھا تھا۔

****

جب تک آپکو یہ حقیقت نہیں آشکار ہوتی کی آپکو دوسری کی محبت کی بجائے خود کی ہی محبت کی ضرورت ہوتی ہیں۔

جب آپ خود کی عزت کرنا سیکھ جاتے ہیں

جب آپ لوگوں کی محبت کی بجائے اپنے اندر کی محبت کو تلاشتے ہے اور تب آپ کو خود کے اصل کا احساس ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپکو ایسے امتحان میں ڈالتا ہے کہ آپ کو لوگوں کا اصل چہرہ دکھ جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور تب آپ اپنے رب سے رجوع کر کے سہی راستے کی تلاش میں جاتے ہیں اور وہ جو خوشی ہوتی وہ خوشی کہیں اور نہیں آپکے ہی اندر ہوتی ہے۔

وہ تمانیت وہ سکون اللہ تعالیٰ صبر کے بدلے آپ کو دیتا ہے۔

اور وہی آپکو صحیح انسان سے ملاتا ہے جسکے آپ برسوں سے متلاشی ہوتے ہیں اور یہ ساری چیزیں اپنے وقت پر صحیح وقت پر ہوتی ہیں۔

وہ کھڑکی سے سر ٹکائے اطمینان سے بیٹھی باہر سے آتی ٹھنڈی ہواؤں کو انجوائے کر رہی تھی اور اپنے خیالوں میں بحث کر رہی تھی۔۔

جبکہ جہانگیر راستے پر نظر ڈالے بیٹھا کبھی کبھی اس پر نگاہِ غلط ڈال لیتا تھا۔

"کیا کھاؤ گی؟" کار مہارت سے ڈرائیو کرتا ہوا وہ بولا۔

"بتایا تو تھا برگر۔" وہ اُسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ "میکڈونلڈز چلیں پھر۔"

وہ گاڑی دوسرے راستے پر ڈالتا ہوا بولا۔

"جی۔" وہ یک لفظ بولی۔

کچھ منٹ بعد وہ mac-d کے سامنے تھے۔وہ اپنی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکلا اور اُسکی طرف کا دروازہ کھولا۔

وہ بہت نزاکت سے پرس دوسرے ہاتھ میں لیتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں پورے اسحاق سے تھما چکی تھی۔اُسکی اس ادا پر اُس نے بیساختہ اپنے ہونٹ واؤ کے انداز میں گول کیے تھے۔وہ پزل سی ہوئی۔

"کیا آرڈر کروں؟"وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"جو پہلے کھایا تھا۔"فاطمہ کچھ سوچتی مینو کارڈ سائڈ میں رکھتی ہوئی بولی۔

"کب پہلے۔۔۔؟"وہ ابرو اٹھاتے ہوئے بولا۔

"آپکو یاد نہیں ہم نے کب برگر کھایا تھا؟"وہ منہ بنانے لگی تھی۔

"سریسلی۔۔۔فاطمہ۔۔"وہ اپنی براؤن آنکھیں نکال کر اسے دیکھنے لگا۔پھر اسے شادی والی رات کا منظر یاد آیا۔"thank God"وہ یاد آنے پر بے ساختہ بولا۔

وہ بھی سارے مردوں کی طرح اپنی بیوی سے ڈرنے لگا تھا کہ کہیں وہ بھی ناراض ہو کر جھگڑا نہ کرنے بیٹھ جائے۔

"لوڈیڈ فرائز،ٹو وتیج برگر اینڈ ون چکن برگر پلیز۔وہ آرڈر کرتے ہوئے بولا۔

پلس ٹو ونیلا آئس کریم۔"وہ جلدی سے عدد کرتے ہوئے بولا۔

رات کے باعث زیادہ شور اور ہلا گلا نہیں تھا۔ڈم لائٹ میں سارا ماحول خوابیدہ لگ رہا تھا۔

"کیا آپ مجھے ایسے ہی روز روز برگر کھلانے لے آئینگے۔"وہ فرمائشی انداز میں اسے بولی۔

"اوکے لیکن اگر تم موٹی نہیں ہوئی تو پھر سوچا جاسکتا ہے۔"وہ شرارت سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی بھی کونسا پتلی ہوں۔"وہ چتون موڑے اسے دیکھ رہی تھی۔"میں مذاق نہیں کر رہی ہوں۔"

"اوکے اب سے لیکر بڑھاپے تک تمہیں جب بھی بر گر کھانا ہو مجھے بس ایک ہارٹ ایموجی سینڈ کر دینا۔میں لیکر آؤ نگا۔" وہ اُسکا مان بڑھاتے ہوئے بولا

"اب میں نے اتنا بھی نہیں کہا ہے۔" جبکہ وہ دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرتی جا رہی تھی۔

"نہیں کہا پھر بھی میں کرونگا۔" جواباً وہ اُسکی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"یہ آپ آجکل میری بات کیوں ماننے لگے ہیں؟" وہ اس سے سوال کر رہی تھی

۔

"بیویاں کسی بھی حال میں خوش نہیں رہ سکتی ہیں۔" غالباً اس پر چوٹ کی

"تمھیں پتہ ہے آج کل میں بہت خوش رہنے لگا ہوں اور اسکی وجہ تم ہو۔" وہ اس کے سامنے اقرار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"رئیلی۔" وہ خوش ہوئی۔

"اوکے تو ہم اس پل کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔"

"وہ کیسے ؟؟"

"وہ ایسے کہ میں آپکو کچھ گفٹ کرونگی۔"

"کیا؟" وہ ایکسائٹڈ ہوا۔

اُمم۔۔وہ سوچنے کی ایکٹنگ کرنے لگی۔

"نہیں بلکہ ایک کام کرو میری پسند کا گفٹ دے دو۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"کیا؟" اُسنے سوالیہ نظروں سے جہانگیر کو دیکھا۔

"اوم شانتی اوم دیکھی ہے؟"

"ہاں۔وہ میری فیورٹ مووی ہے۔"

"ہاں اسمیں جو کرسٹل بال ہوتا ہے کپل والا وہ۔" کافی مگن سا ہو کر اس نے اپنی پسند بتائی۔

"سچ میں یار جب مووی دیکھی تھی تبھی سوچا تھا کوئی ایسے گفٹ کرے، مگر ملا نہیں۔" آخر میں بیچارگی سے جملہ ادا کیا۔

"اوکے کوئی نہیں میں دے دونگی پھر میں جب نہیں رہنگی تو وہ میری یاد دلائے گا۔" فاطمہ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر ٹیبل پر رکھے اُسکے ہاتھ پر رکھا۔

"کیا مطلب کہاں جارہی ہو۔ نہیں چاہیے بھئی آپ سے گفٹ۔" وہ ایک دم سے ناراض بھرے لہجے میں بولا۔

"اب کیا کیا میں نے؟" وہ حیرانی سے بولی۔

"یہ چھوڑنے والی بات۔ فاطمہ میری دنیا میں بہت کم لوگ ہے، اور تم نے آکر اس میں اپنی جگہ خود بنائی ہے

اور اب تم اُسکا حصہ ہو۔

تمہاری دنیا ہو گی بڑی مگر میری دنیا تم ہو۔" وہ جذباتی ہوا۔

"ارے کوئی نہیں۔۔ میں کیوں جاؤنگی چھوڑ کر آپ ناا پنا دماغ کم چلایا کریں۔

آپ کھانا شروع کریں۔" اسے ڈپٹتی وہ برگر اٹھا کر اُس کے ہاتھ میں دیتی بولی۔

وہ اُسکے سوالوں کا جواب دیتا رہا اور پھر دونوں ہلکی پھلکی بات کرتے ہوئے برگر انجوائے کرنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

"ارے سنو عالم۔ میرے گھر جا کر اپنی اسائنمنٹ لیتے آنا کمپلیٹ ہو گئی ہے۔" وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی آپی نے ناشتا بنا دیا تھا بس اسے ناشتہ لگانا تھا۔

عالمگیر اسے دکھا تو وہ اسے انفارم کرتی ہوئی بولی۔" بھابھی آپ نے بتایا نہیں کس نے کی ہے کمپلیٹ۔" وہ متجسس ہوا۔

"بتا تو دوں مگر تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے اسے بھوت بول کر۔" وہ شرارتی لہجے میں بولی۔" ابھی تو چلو چل کر ناشتہ کرو۔"

۔"کون ہے جس کی شان میں میں نے گستاخی کر دی ہے۔" وہ اپنا دماغ دوڑانے لگا تھا۔

سب ناشتے کی ٹیبل پر اکٹھا تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپی نہیں نظر آ رہی ہیں۔" جہانگیر نے سامنے کی چیئر خالی دیکھ کے اس سے پوچھا۔

"ہاں بس آ رہیں ہیں کسی کام سے گئیں ہیں۔" وہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بولی۔

"قسم سے ماموں آپ تو بہت لکی ہیں آپکو اتنی اچھی کھانا بنانے والی بیوی ملی ہے ۔" اپنی پلیٹ میں چنا مسالا نکالتے ہوئے عون نے بیساختہ بولا تو وہ شرما گیں مگر پھر سنبھل کر بولی۔" مگر یہ تو آپی نے بنایا ہے۔"

"میں نے بس حلوہ بنایا ہے۔" وہ سادگی سے کہتی ہوئی بولی۔

"مگر پھر بھی مامی کے ہاتھ میں جادو ہے۔" انشراح جو جھک کر تیمور کو نوالے بنا کر کھلا رہی تھی کھڑی ہو کر اسکے گلے میں باہیں ڈالتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

"اس بار سمر ویکیشن پر میں مامی سے کھانا بنانا سیکھونگی۔"

"سیکھ ہی نہ لو ایک انڈا تو ابالنا نہیں آتا۔" عون انشراح کو چڑاتا ہوا بولا۔

"دیکھ رہے ہیں نانو آپ۔" وہ نانا سے شکایت کرتے ہوئے بولی۔

"عون سدھر جاؤ تم۔" جہانگیر اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"کمال ہے۔" وہ کہتا ہوا اپنی پلیٹ پر جھک گیا۔

"ارے یار آپی کو تو بلاؤ۔" جہانگیر نے تیز لہجے میں کہا۔ "تم بھی نا بچے ہو بلکل جہان۔ میرے بنا بھی ناشتا کر سکتے ہو۔" آپی نے ڈائننگ روم میں داخل ہوتے ہی جہانگیر کو ڈانٹ دیا۔

"فلحال تو میں اس وقت کسی اور کی خبر لینے آئی ہوں۔" اُنکے ہاتھ کاغذ کا ایک چھوٹا ٹکڑا تھا۔

"کل تم کہاں گئے تھے عون۔" وہ تیز لہجے میں بولیں۔

آج سے پہلے فاطمہ نے انہیں غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ سبکی سوالیہ نظریں عون پر جمی تھی جسے اس وقت سانپ سونگھ چکا تھا۔

وہ پلیٹ پر سے اپنی نظریں بھی ادھر اُدھر نہیں پھیر پا رہا تھا۔ مگر پھر اسنے سر اٹھایا۔

"بتایا تو تھا کل میری ایکسٹرا کلاس تھی۔" زبان لڑکھڑائی

"اچھا بتایا نہیں تم نے کہ یونیورسٹی والے سینما حال کو ہی کلاس روم بنا لیتے ہیں۔" نشوہ آپی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"استغفرُاللہ امی یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟" وہ نکارتے ہوئے اپنی بات پر ڈٹے رہا۔

جبکہ عالمگیر کو ساری سچویشن سمجھ میں آچکی تھی۔ "مجھے تو پہلے ہی شک تھا اس پر۔" وہ تیزی سے اٹھ کر آپی کے ہاتھ سے مووی ٹکٹ لیتے ہوئے بولا۔

"دیکھ رہے ہیں دادو آپ۔ یہ آپ کا لاڈلا کیا کیا کر رہا ہے مگر نہیں برا تو میں ہوں۔" وہ اپنا دکھڑا رونے لگا۔

"تبھی یہ کل سے منہ سجائے گھوم رہا تھا کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔"

جبکہ عون اس لمحے کو کوس رہا تھا جب اُسنے مووی دیکھنے کا سوچا تھا۔ اف اب کیسے بچے اس سچویشن سے اُسے کی راستہ نہیں نظر آ رہا تھا۔

نشوہ سب کے ڈیلی کے کپڑے آٹو میٹک مشین میں ڈال رہیں تھی کئی کئی بار چیزیں جیب میں رہ جاتیں تو مشین ناکارہ ہو جاتی اسلئے وہ جیب چیک کر رہی تھی اس میں سے یہ ٹکٹ برآمد ہوا تھا۔

جبکہ غصے میں لال پیلا ہوتا ہوا جہانگیر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"آپی بوا کو بلائیں اور جو لڑکی کام کرتی ہے اسے۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا جبکہ سب حیرانی سے کھڑے تھے اُسکی اس بے تکی راگ پر۔

عالمگیر اور انشراح جو عون کی دھلائی کی حسرت دل میں دبائے بیٹھے تھے اُن پر ٹھنڈی اوس پڑ چکی تھی اور سارا ناشتا ٹھنڈا ہو رہا تھا۔

بوا جب آئیں تو وہ اُن سے بولا۔"آپکو ہیلپر کی ضرورت تھی نا۔"

www.novelsclubb.com

"جی بیٹا کام بہت ہو جاتا ہے۔" بوا اپنے دکھڑے رونے لگیں۔

"ٹھیک ہے آج سے آپکو فل ٹائم ہیلپر ملے گا اور ہاں تم اب سے تم برتن نہیں دھلوگی۔" وہ نازوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

جبکہ عالمگیر اپنے بھائی کی اس بے وقت کی بانسری سے اُوب گیا۔ اسے لگا عون کو آج تو پکا سزا مل کر رہیگی۔ عون بھی دل ہی دل میں خوش ہو گیا تھا.

"جیو ماموں۔" مگر اگلے ہی لمحے اُسکے حواس بھک سے اُڑے۔

"آج سے عون آپ کی ہیلپ کے لیے موجود رہیگا اور شام کے ٹائم کا برتن دُھلنا بھی اسکی ذمے داری پڑھائی وغیرہ اس کے بس کی بات نہیں۔" وہ حکم دیتا ہوا روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔

جبکہ عالمگیر کی باچھیں کانوں تک چِری جا رہی تھی۔ "واہ۔۔سواد آگیا۔" وہ اب بیٹھ کر پورے دل سے چنا پوری انجوائے کرنے لگا تھا جبکہ باقی سب بھی اس صورتحال سے لطفاندوز ہو رہے تھے عون کی تو حالت کاٹو تو خون نہیں کے برابر تھی۔

www.novelsclubb.com

جاری ہے